New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
تہنیت علی
Creation
محبت
بھیک ہے شاید
از عظمیٰ ضیاء
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبت بھیک ہے شاید

از عظمی ضیاء

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

● پہلا قدم

"اتنی جلدی؟؟آج ہی تو آخری پیپر تھا تمہارا۔۔"

"مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔آپ پلیز۔۔ جلد ہی کوئی نہ کوئی حل نکالیں۔۔"اس نے میسج ٹائپ کیا اور رونے والی سمائیلی بنا کر اسے بھیج دیا۔

"بھروسہ رکھو جنت۔۔میں صبح ہی بھائی سے بات کرتا ہوں۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سجیل! کب آئے تم؟؟"وہ کھانے کی میز پہ بیٹھتے ہوئے اس سے سوالیہ بولے۔

"صبح۔۔"اس نے پانی گلاس میں ڈالا اور خانساماں سے بات کرتے ہوئے بولا۔

"خیریت۔۔آپ آج آفس نہیں گئے؟؟"اس نے پانی کا ایک گھونٹ بھرا۔

"نہیں۔۔"اس سے پہلے وہ وجہ پوچھتا انہوں نے خود ہی وجہ بتانا مناسب سمجھا۔

"موسم کی وجہ سے طبعیت ذرا بوجھل سی تھی۔۔دو بجے کے بعد جاؤں گا۔"

"امممم۔۔۔بابا۔۔آج شام میں پلیز کھانے میں کچھ دیسی بنا لیجیئے گا۔۔"اس کی فرمائش پہ راحت نے غور سے اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔

"یہ پاستہ کھانا ذرا مشکل ہے۔۔"وہ ڈونگے میں چمچ سے پاستے کو ہلاتے ہوئے بولا۔

"دو دن ہاسٹل میں کیا رہے۔۔دیسی کھانا یاد آگیا۔۔"

"یہی سمجھ لیجیئے بھائی۔۔لیکن رات میں گھر کا بنا کھانا ہی نصیب ہوا ہے۔"

"واہ۔۔کس کے گھر سے؟؟" وہ شرارتی انداز سے بولے۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔۔دوست مل گیا تھا ایک۔۔بلکہ کل ہی دوست بنا ہے۔۔" وہ خوشی سے مسکرایا۔

"کیا مطلب؟؟کل دوستی ہوئی اور اسی رات تم اس کے گھر؟؟" انکے لہجے میں تفشیش تھی۔

"پریشان کیوں ہوگئے آپ۔۔بہت اچھا انسان ہے وہ۔۔جانتے ہیں میرا موبائل گم گیا تھا اور وہ مجھے لوٹانے کے لیئے چلا آیا۔" اس نے مختصراً اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ انہیں بتایا۔تو وہ کچھ حد تک مطمئن ہوئے۔

"اور کیسا جا رہا ہے تمہارا شوق؟؟" انھوں سلاد کی پلیٹ

میں سے ٹماٹر اٹھایا اور کھانے لگے۔

"بہت اچھا۔۔" وہ اسکے موڈ کے پیشِ نظر بولا۔

"وہ بھائی۔۔مجھے۔۔۔مجھے آپ سے کچھ بات کرنا تھی۔۔کچھ بتانا تھا۔۔"

"ہاں۔۔کہو۔۔۔بلکہ مجھے بھی کچھ پوچھنا تھا تم سے۔۔تو پہلے تم کہو۔۔۔" وہ اس اتفاق پہ مسکرائے۔

''نہیں۔۔آپ کہیں۔۔بلکہ پوچھیئے۔۔''

''ام م م۔۔کون ہے وہ؟؟انکا سوال وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا مگر پھر بھی انجان بنتے ہوئے بولا۔

''کون؟؟''

''بیٹے۔۔جس سے محبت ہو۔۔اسکے متعلق کوئی پوچھے تو''کون''نہیں کہتے۔۔''انکی بات پہ اس نے بات کا سیدھا سیدھا جواب دینے کی بجائے تجسس پیدا کرنے کی کوشش کی۔

''آپ جانتے ہیں اسے اچھے سے۔۔''

''میں جانتا ہوں؟؟اچھے سے؟؟''انہوں نے بھنوئیں سکیڑ کر سوالیہ انداز سے پوچھا۔

''جی۔۔اچھا کھانا تو ڈالیئے۔۔۔کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔''اس نے پاستہ کا ڈونگا انکے سامنے کیا۔

انہوں نے چمچ سے پاستہ اپنی پلیٹ میں نکالا۔

''ہاں تو تم بتا رہے تھے کہ میں جانتا ہوں۔۔بتاؤ؟''

''جی۔۔بھائی۔۔وہ تابینہ آپی کی بھانجی۔۔جنت کبیر خان ہے۔۔''وہ خوشی سے بولا تھا مگر راحت اپنے منہ میں ڈالا گیا پاستہ بمشکل ہی نگل پایا تھا۔

''کیا؟؟آر۔۔یو۔۔آل رائٹ؟؟سحیل؟؟؟''وہ حیرت کے مارے بوکھلا سے گئے۔

””تو؟؟اس میں اتنا ری ایکٹ کرنے والی کیا بات ہے بھائی جان؟؟“ وہ الجھتے ہوئے بولا۔

”میرے ری ایکشن سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ سب ہوا کیسے؟؟؟ پتہ نہیں کس راستے پہ چل پڑے ہو تم۔۔ بھول جاؤ اسے۔۔“ سجیل چاہتے ہوئے بھی کچھ بول نہ پایا۔

”میرا حال تمہارے سامنے ہے۔۔ وہ لڑکی پتہ نہیں سیریس ہے بھی کہ نہیں۔۔ وہ کبھی تمہارا ساتھ نہیں دے گی۔۔“ وہ برابر بولے چلے جا رہے تھے کہ سجیل نے پانی کا گلاس بھرا اور انہیں دیا۔

”ریلیکس۔۔ پانی پیجیئے۔۔۔“ وہ نیم سا مسکرایا۔

انہوں نے گھٹا گھٹ پانی پیا اور پریشانی سے بولے۔

”تم مسکرا رہے ہو؟؟ میں تمہیں جو سمجھانا چاہ رہا ہوں، وہ تمہیں سمجھ کیوں نہیں آ رہا؟؟“

”ہو گیا؟؟“ وہ ہنسا۔ ”اب میری بات سنیئے۔۔۔ آپ کے

تمام خدشات غلط ثابت ہونگے۔۔ اور ہاں رہی بات سیریس ہونے کی۔۔ تو کل ملواتا ہوں آپ کو اس سے۔۔ آپ خود دیکھیں گے کہ وہ کتنی سیریس ہے۔۔“ وہ پورے وثوق سے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سجیل۔۔یہ سب ہوا کیسے ؟؟ کہاں ملے تم اس سے ؟؟" وہ ابھی بھی تجسس میں تھا۔
سجیل نے ایک لمبی تمہید باندھتے ہوئے انہیں ساری بات از بر بتائی جس پہ وہ حیرانگی سے اسکا چہرہ دیکھتے رہ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کون ؟؟" ایک نامعلوم نمبر اسے صبح سے پریشان کیے جا رہا تھا۔آخر اس نے فون اٹھایا اور پوچھ ڈالا کہ وہ کون ہے۔
"وہی جو تم سے محبت کی بھیک مانگتا رہا مگر تم نے۔۔"
"تو تم ہو۔۔" جنت فوراََ سے بولی۔
"کہاں ہو تم ؟؟ جانتے ہو ممانی جان کتنی پریشان رہتی ہیں تمہیں لے کر۔۔آخر کیوں تم اپنی ضد پہ اڑے ہو ؟؟؟ بعض اوقات جیسا ہم چاہتے ہیں ویسا نہیں ہو سکتا۔۔سمجھو اس بات کو۔۔" اسکی بات کے پیشِ نظر اس نے نرم لہجے میں اس سے بات کرنا مناسب سمجھا۔

"کیا واقعی تم نہیں جانتی کہ میں کہاں ہوں ؟؟" اس کے سوال پہ اسکی طرف سے گہری خاموشی تھی۔
"میں نے سوچا تھا تم۔۔میری عدم موجوگی میں میرے لیئے بے قرار ہو گی تم۔۔لیکن میں غلط تھا۔۔غلط تھا میں۔۔"

''میں تمہارے ساتھ مغزماری نہیں کر سکتی۔۔میں نے ہمیشہ دوستی کا وعدہ کیا تھا۔۔محبت کی کوئی شرط نہیں تھی سمجھے۔۔اور اب مجھے فون نہ کرنا تم۔۔پلیز۔میں پہلے ہی بہت اپ سیٹ ہوں۔۔''

''جانتا ہوں تمہاری پریشانی۔۔۔''

''وہاٹ ایور۔۔۔''اس نے اسے خوب سنائی اور فون غصہ سے پٹخ دیا۔

''ارے۔۔ارے۔۔ارے۔۔کس کو اتنی سنائی جارہی ہے۔۔سجیل کو؟؟''اس نے شراتی انداز سے سوال کیا۔

''اللہ نہ کرے مہر۔۔''وہ فوراََ بولی۔

''پھر؟''

''شاہ ویز۔۔عجیب ہے۔۔عجیب عجیب باتیں کررہا ہے۔۔میری تو سمجھ سے باہر ہے۔۔یہ ایسا تو نہیں تھا۔۔قسم سے۔۔بہت مایوس کیا ہے شاہ ویز نے مجھے۔۔''وہ دکھ سے بولی۔

''امممم۔۔مم۔۔اچھا۔۔سجیل کی کال آئی تھی مجھے۔۔

تمہارا نمبر بزی جارہا تھا تو مجھے کال کردی اس نے۔۔''مہر نے تفصیلاََ بتایا تو اسکے افسردہ چہرے پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

''ہاں۔۔تو کوئی بات نہیں۔۔کیا کہا اس نے؟؟''

"راحت بھائی تم سے ملنا چاہ رہے ہیں۔۔" مہر نے بناء تمہید باندھے اس سے کہا۔

"راحت بھائی؟؟" وہ پریشان ہوئی۔

"مگر ہم کیسے مل پائیں گے ان سے؟؟؟"

"ہم نہیں۔۔۔ تم۔۔۔" اس نے واضح کیا۔

"نہیں مہر۔۔ایسے تو نہ کہو۔۔میں اکیلی کیسے مینیج کر سکتی ہوں سب۔۔ تم بھی چلنا نا۔۔پلیز۔۔" اس نے گویا منت کی تو وہ ہنس پڑی۔

"اچھا بابا۔۔اچھا۔۔۔میں ساتھ ہوں تمہارے۔۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کیسے ہو گا یہ سب؟؟" وہ اہم بات پر آئی۔

"وہی نا۔۔۔اب تو ایگزیمز بھی ختم ہو گئے۔۔ باہر جانے کا بہانا بھی تو کوئی نہیں بن سکتا۔۔"

"میں کرتی ہوں کچھ۔۔۔ تم پریشان نہ ہو۔" مہر نے اسکے پریشان چہرے کی طرف دیکھا اور کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہر انہیں کچن میں سبزی بناتا دیکھ کر انکے قریب آکر بیٹھی اور انکے کام میں انکی ہیلپ کروانے لگی۔

"تائی جان۔۔ کیا بنا رہی ہیں؟؟"

''کدو کا حلوہ بنا رہی ہوں۔۔'' وہ بادام پستہ کاٹتے ہوئے بولیں۔

''واہ۔۔۔کس کے لیئے؟؟''

''شاہ ویز کے لیئے۔۔سردیوں کے آغاز میں ہی فرمائش کرتا تھا مجھ سے۔۔اب جب سے اس کے ابا نے اسے فیصل آباد بجھوایا ہے، تب سے وہ بھی یہاں کا رستہ بھول گیا ہے۔۔شاید میرے ہاتھ کا بنا حلوہ کھا کر ہی اسے ماں کی یاد آجائے۔۔'' وہ آبدیدہ ہوئیں۔

''تائی جان۔۔پریشان نہ ہوں۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔کیوں نہیں آئے گا بھلا۔۔۔ضرور آئے گا وہ۔۔'' وہ تسلی آمیز لہجے میں بولی تو انہوں نے اپنی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کو دوپٹے کے پلو سے صاف کیا۔

''اچھا۔۔تائی جان۔۔وہ ٹیلر کو کپڑے دینے کب جائیں گے؟؟'' وہ اہم مدعے پہ آئی جس کے لیئے وہ انکے پاس آئی تھی۔

''ابھی تو نہیں۔۔۔بہت کام ہے۔۔ڈرائیور کے ہاتھ بجھوا نہیں سکتی۔۔کیونکہ ایمل سدرہ کے جوڑے تین تین، چار چار

ہیں اور اوپر سے ہر جوڑے کی ڈیزائننگ الگ الگ۔۔یہاں سے فرصت ملے تب نا۔۔
اچھا۔۔ایک کام کرو نا تم۔۔جنت اور تمہارے جوڑے بھی تو ان سلے ہیں نا کچھ؟؟''

''جی۔۔۔جی۔۔۔''اس نے تھوڑی سی دیر کیے بناء جواب دیا کیونکہ وہ ان سے یہی تو سننا چاہتی تھی۔

''تو آپ جب فارغ ہوں بتایئے گا۔۔ہم دونوں بھی آپ کے ساتھ چلیں گے۔۔''

''ہاں۔۔یہ ٹھیک رہے گا۔۔اسی بہانے میرا پلین بھی جلدی بن جائے گا۔۔''

''بن جائے گا؟؟''وہ زیرِلب بولی۔

''نہیں دیر ہو جائے گی۔''

''کیا؟؟''سامعیہ نے سوال کیا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

''وہ۔۔شادی میں دن ہی کتنے ہیں۔۔ابھی تیاری شروع کریں گے تو کچھ بنے گا نا۔۔

اور ٹیلر کا تو آپ کو پتہ ہے نا۔۔نخرے کرے گا سوٹ واپس دینے میں۔۔''

''اچھا۔۔اچھا۔۔بس۔۔بس۔۔''وہ اسکے انداز پہ مسکرا دیں۔

''شام میں چلتے ہیں۔۔ٹھیک ہے؟؟''

''جی۔۔جی۔۔''وہ خوشی سے بولی۔

آخر گھر سے باہر جانے کا کوئی طریقہ نکل ہی آیا لیکن

راحت سے ملنے کا منصوبہ کیسے بنایا جائے؟یہ بات یقیناً پریشان کن تھی۔

تین چار گھنٹے سوچ بچار کے بعد آخر وہ منصوبہ بھی بن ہی گیا۔

دونوں میں فیصلہ یہ ہوا تھا کہ تائی جان کے ساتھ ٹیلر کے پاس تو جائیں گے لیکن پھر وہاں سے پارلر جانے کا بہانہ بنا کر راحت سے مل لیں گی۔سامعیہ دونوں کو اپنی سگی بیٹیوں کی طرح چاہتی تھی،سو دونوں جانتی تھیں کہ وہ انکو پارلر جانے کی اجازت تو دیں گی ہی،ساتھ ہی ساتھ یہ بات اماں بی سے پوشیدہ رکھیں گی۔دونوں اچھے سے جانتی تھیں کہ اگر اماں بی سے پارلر جانے کی اجازت لی تو وہ صاف صاف کہیں گی۔''پارلر والی نگہت کو فون کر لو۔۔باہر جانے کی ضرورت نہیں۔۔''

☆☆☆☆☆☆☆☆

مہر اور جنت نے اسے دیکھا تو ہکا بکا رہ گئیں، یہ تو وہی شخص تھا جس نے شدید بارش میں انہیں گھر ڈراپ کیا۔راحت کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔

راحت نے اسے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔وہ خوبخو اپنی ماں اور خالہ تابینہ کی کاپی تھی۔انہیں کی طرح

خوبصورت۔۔معصوم اور پر کشش۔۔راحت کی نظروں کا اشارہ دونوں سمجھ گئے تھے، تبھی سجیل اور مہر نے ایک دوسرے کو دیکھا اور راحت اور جنت سے دور کسی میز پہ بیٹھ گئے۔

''بیٹی کیا ساتھ دو گی میرے بھائی کا؟؟''اس کے منہ سے پہلا سوال یہی نکلا تھا جس پہ جنت نے سانس بھر کر انکی طرف دیکھا اور نیم انداز میں مسکرا دی۔

''آپکو کیا لگتا ہے؟؟''

''مجھے کیا لگتا ہے اس سے کہیں زیادہ اہم آپکا جواب ہے بیٹے۔۔مجھے تو یہ بھی لگتا تھا کہ وہ میرا ساتھ دے گی۔۔مگر۔۔''وہ لمبی آہ بھر کر بولے اور پھر چپ کر گئے۔

''میں ساتھ دوں گی۔۔آزما لیجیئے۔۔''وہ فخریہ انداز سے بولی تو وہ اسکے معصوم چہرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے۔

''محبت میں ہم انسانوں کی روِش نہیں آزمانا۔۔آزماتا تو وہ سوہنا رب ہے۔۔تو کیا جب تمہیں وہ رب آزمائے گا تب تم اس آزمائش پہ پورا اترو گی؟؟''

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا مطلب ؟؟میں سمجھی نہیں۔۔۔"وہ تناؤ کا شکار ہوئی۔اس کی باتیں کیا معانی بیان کر رہی تھیں وہ سمجھ

نہیں پا رہی تھی۔

"اگر سجیل تمہاری زندگی میں نہ۔۔۔"اس سے پہلے انکی بات مکمل ہوتی،اس نے جھٹ سے انکی بات کاٹی۔

"نہیں ہو گا ایسا کبھی بھی۔۔مجھے یقین ہے۔۔کہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔لیکن اگر آپ نہیں چاہتے تو یقین مانیئے۔۔میں کوشش کروں گی کہ سجیل کو بھول جاؤں۔۔"اسکے چہرے پہ مایوسی کے آثار دیکھ کر راحت کا دل پسیج کر رہ گیا۔

"اتنا آسان ہے اسے بھول جانا؟؟"راحت کے سوال پہ وہ تذبذب کا شکار ہوئی۔

راحت اپنے ہر سوال سے اسے الجھا رہا تھا۔

اسے تو لگا تھا راحت سے ملنا بڑی آسان بات ہے حالانکہ وہ جانتی بھی تھی کہ اسکا انٹرویو لینے والا شخص،محبت میں ہارا ہوا انسان ہے۔

"نہیں۔۔۔آسان تو بالکل بھی نہیں ہو گا۔۔لیکن شاید آپ جانتے نہیں کہ اس رشتے کی بنیاد ہی کھوکھلی ہوتی ہے،جس کی جڑیں مضبوط نہ ہوں۔۔میں اتنی سمجھدار نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوں۔۔ لیکن اتنا ضرور جانتی ہوں کہ گھر والوں کی رضامندی کے بناء ہم کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔۔" اسکے جواب پہ وہ لاجواب ہو کر رہ گیا، کیونکہ یہی الفاظ وہ

پہلے بھی کسی کے منہ سے سن چکا تھا۔

"اور اگر گھر والے نہ مانے تو؟؟"

"سجیل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ منالیں گے سب کو۔۔۔اور آپ ساتھ دیجیئے گا نا ہمارا۔۔ پلیز۔۔" اسکے جواب پہ راحت بچوں کی طرح ہنس دیا۔

"اس قدر یقین۔۔۔ جبکہ یہ رشتہ تو کیا؟ یہ بات بھی ناممکن سی ہے۔۔" وہ خود سے بولا۔

"کیا سوچنے لگے؟ خالہ کے لیئے کوئی پیغام ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔"

اس کی بات پہ اس نے یکدم آنکھیں جھپکائیں۔

"اسے کہنا۔۔" وہ کچھ دیر سوچتے ہوئے پھر سے بولے۔

"کہ۔۔ اپنا خیال رکھے۔۔" انکے حلق سے بمشکل ہی ادا ہوا تھا۔

انکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھیں جو بہنے کے لیئے بے تاب تھیں مگر ضبط اتنا تھا کہ وہ ان آنسوؤں کو پی گیا۔ اور وہ اسے بس دیکھتی ہی رہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

راحت سے ملنے کے بعد وہ خود کو ہلکا محسوس کر رہی تھی۔امید کی ایک کرن جاگی تھی۔
لیکن وہ پریشان تھی

تو گھر والوں کے ایک ہی ذکر پہ "جنت کی شادی کی تیاریاں شروع کر دیں۔۔ایک دو دن ہفتے تک جہانگیر کے بیرون ملک سے آتے ہی تاریخ پکی کر دی جائے گی۔۔وغیرہ۔۔وغیرہ۔۔

مہر نے لیمپ آن کیا اور کمرے کی بتیاں بجھاتے ہوئے جنت کے برابر میں آبیٹھی، جہاں وہ بیٹھی گہری سوچ میں محو تھی۔

"کہاں گم ہو تم؟" وہ کمبل اوڑھتے ہوئے اس سے سوالیہ بولی اور لیٹ گئی۔

"کہیں نہیں۔۔" وہ اپنے ہی خیالوں میں مگن، اپنے بالوں کو انگلی پہ گول کرتے ہوئے بار بار سیدھا کر رہی تھی۔

"اتنی پریشانی کس بات کی ہے آخر؟" اس نے اسکے چہرے کو بغور دیکھا تو اس نے اپنے کھلے بالوں کو جوڑے کی شکل دی اور کیچر لگاتے ہوئے اسکے ساتھ لیٹ گئی۔

"پریشانی تو ہوگی ہی نا!" کاش وہ مجھے پہلے مل جاتا۔۔جب اماں بی نے مجھ سے میری پسند پوچھی تھی تو اس کا بتا دیتی۔۔" وہ حسرت بھرے لہجے میں بولی تو مہر کھلکھلا کر ہنسی۔

"ملا تو تھا۔۔"

''ہاں۔۔مگر محبت نہیں ہوئی تھی۔''وہ افسردگی سے

بولی۔

''اور اماں بی نے بھی جیسے پوچھا۔۔وہ کوئی پوچھنا نہیں ہوتا۔۔ سمجھی۔۔خانہ پوری ہی کی تھی انہوں نے۔۔اگر اتنا ہی ہے تو ابھی جاکر انکو سب بتادو۔''وہ طنزیہ بولی۔

''مذاق بنا رہی ہو میرا۔۔تم تو مذاق بناؤ گی ہی۔۔تمہاری محبت جو تھا وہ۔۔۔''اسکی بات میں حقیقت تھی،جس پہ مہر دل پسیج کر رہ گئی۔

اس نے چاہا کہ اسکی اس بات پہ اس سے احتجاج کرے لیکن اس نے خاموشی کو ہی غنیمت جانا۔

''سوری۔۔مہر۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔لیکن تم چاہو تو تم میری جگہ اس سے۔۔۔''کچھ منٹ بعد مہر کی خاموشی سے اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

''مطلب جو کوئی بھی ہو۔۔۔ایک بات اپنے ذہن میں بٹھالو۔۔اسے تم سے محبت ہے۔۔اس نے اظہار تم سے کیا ہے۔۔''اس نے تیزی سے اسکی بات کاٹی۔

''اور ہاں مرد جب محبت کا اظہار کرتا ہے تو وہ محبت پائیدار ہوتی ہے۔۔ویسے بھی میرے اور اس میں محبت سے کہیں زیادہ دوستی کا رشتہ ہے۔۔جس پہ مجھے فخر ہے۔۔ آج کے بعد یہ بات نہ کرنا پلیز۔۔۔''اس نے بناء تمہید

باندھے اس سے جو کچھ کہا تھا جینی بمشکل ہی اس سے نظریں ملا پائی تھی۔

"مہر۔۔ایم۔سوری۔۔"

"اِٹس۔او۔کے۔" مہر نے اپنی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کو تیزی سے صاف کیا اور موبائل کو میز پر سے اٹھایا جس پہ بیپ کی مسلسل آواز آرہی تھی۔ میسج دیکھتے ہی وہ فوراً سے اٹھ بیٹھی اور گہری سوچ میں پڑ گئی۔

"کس کا میسج ہے؟" جنت نے اسکے چہرے کی ہوائیاں اڑی دیکھیں تو اسکے موبائل پہ نظریں جما دیں۔

اسکی موبائل اسکرین پہ سجیل کی چیٹ اوپن تھی جس پہ میسج لکھا تھا:

"بھائی۔۔تابینہ آپی سے ملنا چاہتے ہیں۔۔کوئی راہ نکالو۔۔جب تک راحت بھائی اور تابینہ پھپھو کی غلط فہمی دور نہیں ہو جاتی۔۔تب تک میں کوئی فیصلہ نہیں لے سکتا۔۔یہ دونوں ایک ہو جائیں تو ہمارے لیئے آگے کی منزل بہت آسان ہو گی۔"

جنت نے اتنا پڑھا تھا کہ وہ بھی مہر کی طرح پریشانی سے اٹھ بیٹھی۔

"یار! یہ سب کیسے ممکن ہو گا؟ راحت بھائی کی خالہ

سے ملاقات۔۔امپاسبل۔۔"

"کچھ بھی ناممکن نہیں ہے جنت۔۔کچھ سوچو کہ سب کیسے ممکن بنایا جاسکے گا؟" مہر کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

دوسری بار بیپ ہوئی تو دوں اپنے خیالوں سے نکلیں۔

''وقت بھی کم ہے، کچھ نہ کچھ سوچو پلیز۔۔۔بہتر یہی ہے کہ کل ہی کوئی صورت نکالو۔۔''

''چلو۔۔۔کوئی ترکیب سوجھ نہیں رہی اور ان صاحب کو دیکھو۔۔''مہر زچ ہو کر ناگواری سے بولی۔

''ایک وہ جو تمہارا منگیتر۔۔۔ جلدی شادی کی آخر آئی ہوئی ہے۔۔۔ جبکہ پاکستان میں ہے بھی نہیں۔۔اور یہاں اِس کو دیکھو۔۔ جیسے یہ کام اتنا آسان ہو جیسے منہ میں نوالا ڈالنا۔''

''پھر اب ؟؟؟''جنت نے اسکو دیکھ کر سوالیہ کہا۔

''پھر اب کیا۔۔تم ذرا کال ملاؤ اس مجنوں کو۔۔''

جنت نے اپنا موبائل اٹھایا اور اسے کال ملائی۔

دوسرے طرف سے پہلی ہی بیل پہ فون اٹھایا گیا۔

''شکر ہے تم نے کال کی۔ میسج کا جواب کیوں نہیں دے رہی؟''اس نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

''اسلام علیکم۔۔''

''وعلیکم السلام۔۔تم ٹھیک ہو؟؟''وہ فکر مندی سے بولا۔

"جی۔۔میں نے میسجز دیکھے نہیں۔۔مہر سے پتہ چلا ابھی۔۔"

"ہاں تو پھر؟؟"

"بہت مشکل ہے یہ سب۔۔خالہ تو گھر سے باہر ایک قدم بھی نہیں نکالتیں۔۔اور نہ ہی وہ باہر آنے کے لیئے تیار ہوں گی۔۔اور اوپر سے چوکیدار۔۔اگر انہیں بازار کے بہانے لے بھی آئیں تو چوکیدار شکایت لگانے میں پہلے سے ہی اول ہے منحوس۔۔۔"

اسکو درپیش مسئلوں کی ایک لمبی فہرست سن کر وہ عاجز آکر بولا۔

"وہ نہیں آسکتیں تو نو ایشو ایٹ آل۔۔راحت بھائی آجائیں گے۔۔"

"کیا؟ کیا کہا؟؟راحت بھائی آجائیں گے؟؟ہر گز نہیں۔۔اماں بی کو پتہ چل گیا تو۔۔"اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔اسکے پاس موجود مہر کا بھی حال کچھ ایسا ہی تھا۔

"لو اب یہ بھی ممکن نہیں۔۔تو پھر ممکن ہے کیا جنت۔۔مجھ سے محبت نبھالو یا پھر اپنا یہ اماں بی فوبیا۔۔یا پھر بھول جاؤ مجھے تم۔۔"وہ ذرا خفگی سے بولا۔

"نہیں۔۔سجیل۔۔سنیں۔۔"

"سنو۔۔"اسکے انداز میں تھکن سی تھی۔اس سے پہلے وہ بولتی سجیل صاف اور واضح الفاظ میں بولا۔

"اب تمہیں میں مکرنے نہیں دوں گا سمجھی۔۔میرے پاس ایک بہترین پلین ہے۔۔

بس تم دونوں کو الرٹ رہنا ہو گا۔۔او۔کے۔فائن ؟" وہ سوالیہ انداز میں بولا۔

"او۔کے۔فائن۔۔" اس نے اسے ساری تفصیل بتائی اور فون رکھ دیا۔

اس نے اس سے جو منصوبہ سنا تھا، وہ اسکی زبانی مہر کو بتانے لگی جسے سن کر مہر پریشان ہوئے بناء نہ رہ سکی۔

"یار۔۔جنت۔۔اِٹس تورِ سکی۔۔"

"ہاں۔۔لیکن کرنا تو پڑے گا۔۔ہائی رِسک، ہائی پرافٹ۔۔" اس نے اسے وہ سب کہا جو تھیوری وہ لیکچر میں سجیل سے سمجھ چکی تھی۔

"تو آخر اسکے لیکچر میں سے صرف یہی سنا تم نے۔۔اف ف۔۔اس سے اچھا تھا کہ کچھ نہ سنا ہوتا اس سے۔۔" مہر مذاحیہ انداز میں ہنسی تو وہ بھی ہنس دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

رات بہت گہری ہو چکی تھی۔دونوں حسبِ معمول شب کی تاریکی کی پرواہ کیے بناء تابینہ سے ملنے کو نکلیں، آخر

سجیل کے منصوبے کو عملی جامہ جو پہنانا تھا۔منصوبے کے مطابق سجیل کو فون کیا گیا۔اسے فون کرتے ہی دونوں اپنے کمرے سے نکلیں۔

ٹی۔وی لاؤنج میں موجود گھڑی کی ٹِک ٹِک سے دونوں کے قدم لڑکھڑائے اور رک سے گئے۔بلاشبہ وہ اس سے پہلی بار ملنے کو نہیں جارہی تھیں لیکن آج کے دن اگر کچھ اونچ نیچ ہو جاتی تو دونوں کی دنیا تباہ ہو سکتی تھی۔

گھڑی پہ تقریباََ ایک بجے کا وقت ہو رہا تھا۔آخر دونوں دبے قدم ٹی۔وی لاؤنج سے ہوتے ہوئے دروازہ کھولتے ہی باہر گیراج میں آموجود ہوئیں۔اسی اثناء میں اسکے موبائل پہ بیل ہوئی جسے اس نے فوراََ منقطع کیا اور سجیل کو ''ویٹ''کا میسج کر دیا۔

اس نے موبائل کی وائبریشن آن کی اور پھر دونوں پیچھے کے دروازے تک آپہنچیں، مگر وہاں تو چوکیدار ٹہل رہا تھا۔

''پتہ تھا مجھے۔۔یہ نہیں سوئے گا کمبخت۔۔''جنت کے چہرے پہ افسردگی کے آثار دیکھ کر مہر ذرا اندا حیہ انداز میں آہستگی سے بولی۔

''کیوں نہیں سوئے گا؟مہر کے ہاتھ سے بنی چائے اس نے ابھی پی ہی نہیں ہو گی۔۔''

چند لمحے رک کر دونوں اسے دیکھتی رہیں کہ ابھی یہ بیہوش ہو لیکن نہیں۔۔

''لو۔۔جناب نے چائے پی ہی نہیں۔۔وہ دیکھ تھرماس سے کپ بھر رہا ہے ابھی۔۔''

مہر کا جی چاہا کہ وہ کسی ڈنڈے کو اس کے سر پہ دے مارے تاکہ وہ بیہوش تو ہو۔

سجیل کی طرف سے بار بار فون آرہا تھا جس پہ دونوں مزید اپ سیٹ ہو رہی تھیں۔

''رک جاؤ تھوڑی دیر۔۔''مہر نے فون اٹھا کر ذرا آہستگی سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

”میں اور بھائی باہر ہیں۔۔تمہاری کال کا انتظار کر رہے ہیں۔۔او۔کے۔“ وہ گاڑی کے اندر بیٹھا تھا اور راحت اسکے برابر میں تھا۔وہ اس انتظار میں تھا کہ کب یہ دوری ختم ہو اور کب اسکی تابینہ سے ملاقات ہو۔

کوئی دس پندرہ منٹ بعد جب انہیں رستہ صاف معلوم ہوا تو سجیل کو اندر آنے کے لیئے کہا گیا۔دونوں چوکیدار کے پاس سے دبے قدم گزرے اور تابینہ کے کوارٹر کے باہر آ کھڑے ہوئے۔

”اتنی دیر لگا دی اسے بیہوش کرنے میں ؟؟“ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

”بیہوشی کی دوا سے بیہوش کرنا تھا اسے۔۔ڈنڈا مار کے نہیں۔۔“ مہر لڑنے والے انداز میں بولی تو جنت نے دونوں کو روکا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

”اف ف ف۔۔ہو۔۔صورتحال تو دیکھ لیں آپ دونوں۔۔لڑکیوں رہے ہیں ایسے ؟“

وہ تینوں انکے کوارٹر کے دروازے تک پہنچ گئے مگر راحت دروازے سے کچھ دیر فاصلے پہ کھڑا رک سا گیا۔اس نے اوپر سے لے کر نیچے تک سارے کوارٹر کا جائزہ لیا اور اپنے خیالوں میں محو ہو گیا۔

”میرے کمرے میں جوتے اتار کے آیئے گا پلیز۔۔۔مانا کہ مجھے گھڑ سواری سکھاتے ہیں آپ۔۔لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ کو سر پہ بٹھا لیا جائے۔۔“ وہ ماضی میں

کھوسا گیا۔اسکے منہ سے ادا ہونے والے یہ تیکھے الفاظ یاد کر کے راحت اب بھی مسکرا دیا۔

''بھائی؟؟''سجیل نے پلٹ کر دیکھا اور انہیں پکارا تو وہ زمانہ حال میں واپس آئے۔

''یہ رہا خالہ کا مکان۔۔مطلب کوٹھری۔۔''جنت اتنا بولی اور پھر تینوں خود ذرا سائیڈ پہ ہو لیئے تو راحت آگے بڑھتا ہوا اسکے کمرے کے دروازے کے پاس جا ٹھہرا۔

"اندر کیسے جائے؟؟اس سے کیا کہے گا؟اسکا سامنا کیسے کرے گا؟اسکے سوالوں کا جواب کیسے دے گا؟"یہ سب سوال اسکے ذہن میں جنم لے رہے تھے مگر اگلے ہی لمحے اسکے ذہن میں پیدا ہونے والے جواب نے ان سوالات کی نفی کر دی۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"میں نے تو ساتھ نبھانا چاہا تھا۔۔ تم ہی اپنے گھر والوں کو یقین دلانے پہ ڈٹی رہی۔۔ اگر یہ سب ہی ہونا تھا تو تم نے میرا ساتھ قبول کیوں نہ کیا؟"

دوسری طرف وہ اپنے کمرے میں موجود تن تنہا، اپنی سوچوں میں محو لیمپ کی روشنی میں بیٹھی تھی۔ جب اس پہ الزام لگا تھا، تب اسکی عمر کوئی اٹھارہ انیس سال تھی۔ دس سال بعد بھی وہ خوبصورت اور جوان دکھائی دے رہی تھی مگر زمانے کی تلخیوں کے آثار ابھی تک اس کے چہرے سے عیاں ہوتے تھے۔ کوئی رات ایسی نہ گئی تھی جب اس نے وہ سب یاد نہ کیا ہو جو کچھ بیت چکا تھا۔

"کاش راحت۔۔ آپ آجائیں۔۔" وہ خود سے گویا ہوئی۔

"ویسے ہی میرا ساتھ دینے جیسے ہمیشہ آپ نے میرا ساتھ دیا ہے۔۔ لیکن آخری مرتبہ ساتھ۔۔۔ تو میں نہیں دے سکی۔۔"

ابھی وہ یہ سب سوچ رہی تھی کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔ دستک کوئی دو تین بار ہوئی لیکن وہ چارپائی سے ٹَس سے مَس نہ ہوئی۔

دستک پھر سے دی گئی۔

اس کی بے قراری کو دیکھ کر تینوں بھی دروازے کے پاس

آکھڑے ہوئے۔

راحت کا حال تینوں کے سامنے تھا۔تینوں اسکے چہرے کی طرف نگاہ ٹکائے ہوئے اسے حسرت سے دیکھ رہے تھے مگر وہ دروازہ کھلنے کا منتظر تھا۔

"تابینہ۔۔۔دروازہ کھولو۔۔تابینہ۔۔" دوسری طرف وہ باہر کھڑا دروازے کے ساتھ الجھ رہا تھا۔

آخر کھڑکی میں آتی ہوا نے شدت اختیار کی تو وہ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اپنی سوچ سے آزاد ہوئی اور کھڑکی بند کرنے کے لیئے اٹھی۔کھڑکی بند کرتے ہی وہ واپس پلٹی ہی تھی کہ دروازے پہ آہستہ سے ہونے والی دستک پہ وہ ٹھٹھک کر رہ گئی۔

"اس وقت ؟؟" اس نے دیوار پہ لگی بوسیدہ مگر ٹھیک وقت بتانے والی گھڑی کو دیکھا۔وہ سمجھ گئی کہ اس وقت یہاں کون آیا ہوگا۔ویسے بھی جب سے ان بچیوں نے ہوش سنبھالا تھا،اس سے ملنے وہی دونوں آیا کرتی تھیں۔

"بچیو۔۔ابھی کچھ دن پہلے ہی تو تم لوگ آئی ہو۔۔اگر کسی نے دیکھ لیا تو غضب ہو جائے گا۔" اس نے دروازہ کھولا تو اسے اپنے سامنے پا کر وہ ششدر رہ گئی۔

"غضب تو آج سے دس سال پہلے ہو چکا ہے۔۔اب۔۔" اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتا،تابینہ نے فوراً سے دروازہ بند

کرنا چاہا۔

"جایئے یہاں سے۔۔"

”تابینہ۔۔پلیز۔۔میری بات سنو۔۔تابینہ۔۔“انہوں نے زبردستی دروازہ کھولا، جسے وہ بند کرنا چاہ رہی تھی۔

”کیسے آئے ہیں یہاں؟؟اور کیوں؟؟“وہ غصہ سے اس پہ ہنکاری۔

”پوپھو۔۔خالہ۔۔“دونوں یکے بعد دیگرے آگے بڑھیں۔

”ہم لائیں ہیں انہیں یہاں؟؟؟“مہر نے صاف گوئی سے جواب دیا کیونکہ وہ اسکی نظروں سے محسوس ہوتے سوال کو سمجھ چکی تھی۔

”کیوں؟؟“وہ حد درجہ اذیت سے بولی۔

”تم لوگوں کو پتہ بھی ہے کہ کتنی بڑی حماقت کی ہے تم لوگوں نے۔۔اور آپ؟آپ بھی؟؟“اسکے لہجے میں راحت کے لیئے شکایت واضح تھی جسکی آنکھوں سے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

”محبت حماقت تو نہیں ہوتی آپو۔۔“سجیل کمرے میں داخل ہوتے ہی بولا۔

”تم۔۔؟؟“وہ ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے استفہامیہ انداز میں بولی۔اس کے ذہن میں ماضی کی ایک بات گھومی۔

”تم ہمیشہ مجھے آپو ہی کہنا۔۔اچھا لگتا ہے تمہارے منہ

سے۔۔“سجیل تب کوئی پانچ یا چھ سال کا تھا مگر اسے ابھی بھی یاد تھا کہ تابینہ نے اسے یہ کہا تھا، تبھی اس نے اسے ”آپو“ کہہ کر مخاطب کیا۔

''سجیل ہے یہ۔۔''راحت نے ہولے سے جواب دیا۔

''سجو۔۔''وہ روتے روتے مسکرادی۔اسکی آنکھوں سے خوشی کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔

''میرا بچہ کتنا بڑا ہو گیا۔۔''وہ اسکے قریب آئی اور اسکے رخساروں کو چھوتے ہوئے بولی۔

''ہاں!لیکن آپ ویسی کی ویسی ہیں۔۔اب بھی کوئی پرواہ نہیں بھائی کی۔۔۔''اس نے اسکی آنکھوں میں بغور دیکھا جس میں اسے دیکھنے کی خوشی قابلِ دید تھی۔

اسکی بات سے طنز اور شکوہ واضح تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تابینہ کچھ دیر تو اسے دیکھتی رہی مگر پھر کچھ دیر توقف کے بعد بولی۔

''آپ لوگ جائیں یہاں سے۔۔اگر یہ مجھ سے معافی مانگنے آئے ہیں تو میں نے معاف کیا نہیں۔۔مجھے کوئی گلہ نہیں کسی سے بھی۔۔یہ سب میرا اپنا انتخاب ہی ہے۔۔جو ہونا تھا،وہ ہو گیا۔۔ماضی کی ایک غلطی تھی،جو گناہ بن گئی۔۔''وہ ذرا تفصیل سے بولی

تو تینوں ذرا سائیڈ پہ ہو لیئے۔وہ چاہتے تھے کہ دونوں اپنے معاملات خود

سلجھائیں۔

راحت نے بے انتہاء صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسکی ساری بات سنی مگر ''گناہ'' کا لفظ سن کر اسکا دماغ سٹپٹا سا گیا۔

"نہ غلطی تھی۔۔نہ گناہ۔۔ایک حادثہ تھا جسے سمجھا نہ گیا۔اصطبل کے چچا کی بات بھی نہیں سنی ان ظالم لوگوں نے۔۔"وہ خونخوار لہجے میں بولے مگر پھر خود کو ضبط کرتے ہوئے مزید بولے۔

وہ نظریں جھکائے انکی بات سنتی گئی۔

"اور رہی بات معافی کی۔۔تو معافی مانگنے آیا ہی کون ہے؟؟میں تو تمہیں تم سے مانگنے آیا ہوں۔۔"تابینہ نے یکدم نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"معافی تو تمہیں مانگنی چاہیئے ساتھ تو تم نے نہیں دیا تھا۔۔۔ان لوگوں کے سامنے کبھی تم اپنی بے گناہی ثابت نہیں کر سکو گی۔۔"

"نہ سہی۔۔۔مگر مجھے ایسے آپ کا ساتھ نہ پہلے قبول تھا اور نہ اب۔۔۔"اس نے سسکتے لبوں سے دوٹوک بات کی۔

"بے گناہی تبھی ثابت ہوتی ہے جب کسی گواہ کی بات سنی جائے۔۔اور ان لوگوں نے تو کبھی تمہاری نہیں سنی۔۔

تم یہاں اس حال میں ہو گی اندازہ نہیں تھا مجھے۔۔۔"اب کی بار وہ رو دیئے۔

تابینہ کے لیئے اسکی ایسی حالت ناقابلِ دید تھی۔تیس سال کا نوجوان جب پھوٹ پھوٹ کر روتا ہے تو دنیا ہل کر رہ جاتی ہے۔اس عمر میں تو انسان دنیا کے ساتھ آنکھیں

ملا کر جینا سیکھ جاتا ہے۔۔ مگر وہ راحت تھا جو تابینہ کے انتظار میں اپنے دل کی راحت کا منتظر تھا۔

اس نے خود کو بہت حد تک بکھرنے سے سنبھالا اور پھر اسکی حالت کے پیشِ نظر بولی۔

"یہ حال تو بہت بہتر ہے راحت۔۔ میں یہاں سکون میں ہوں۔۔ پتہ ہے جب کسی مجرم کو سزا دی جاتی ہے تو جیل کی بند کوٹھری اسے سورج کی روشنی تک سے محروم کر دی جاتی ہے۔۔ کم از کم۔۔ یہاں ایسا تو نہیں ہے۔۔ صبح کی کرن آنکھوں میں پڑتی ہے تو آنکھوں کو سکون ملتا ہے اور رات میں چاند کی چاندنی آنکھوں کو راحت دیتی ہے۔۔ لیکن۔۔" بولتے بولتے اسکے الفاظ حلق میں پھنس گئے اور اسکی آنکھوں سے ضبط کے باوجود آنسو بہہ نکلے۔

"لیکن۔۔ میں تو نہیں ہوں ناں۔۔" اسکے ادھورے لفظوں کو اس نے مکمل کیا تو وہ بولی۔

"ہاں۔۔ نہیں ہو۔۔ مگر نہ ہو کر بھی تم ہو۔۔ میرے دل سے

کبھی تم گئے ہی نہیں۔۔ کبھی بھولے ہی نہیں تم مجھے۔۔ سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک مجھے صرف تمہارا ہی تو انتظار تھا۔۔ بہت دیر کر دی آنے میں۔۔"

آخر محبت تھی جو دفن کر دینے کے باوجود زندہ ہونے لگی تھی۔

”نہیں۔۔تابینہ۔۔ نہیں ہوئی دیر۔۔“ وہ پر امید لہجے میں بولا اور پھر اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پورے وثوق سے بولا۔

”جیسے تم چاہتی ہو، ویسے ہی تمہیں اپناؤں گا۔۔بے گناہ ماننا ہوگا ہم دونوں کو انہیں۔۔۔اور اب کی بار تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔۔“اس نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے عہد کیا۔

تینوں ان سے ذرا فاصلے پہ کھڑے تھے مگر ان دونوں کے مابین ہونے والی گفتگو سن کر وہ بھی روئے بناء نہ رہ سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک ہلچل اور بے سکونی کسی حد تک سبھی کے دل سے دور ہوگئی تھی لیکن کوئی نہیں جانتا تھا کہ اصل مسئلہ تو ابھی شروع ہونے والا ہے۔ علی الصبح جب سب کی آنکھ کھلی تو سبھی نے گھر میں خوب رونق سنی۔ایمل، سدرہ خوشی سے چہک رہی تھیں اور سامعیہ کے تو پاؤں ہی زمین

پہ نہیں ٹِک رہے تھے۔

”کیا ہوا ہے نیچے؟؟ بڑے قہقہوں کی آوازیں آرہی ہیں؟“ مہر نے جنت سے پوچھا جو ابھی ابھی کمرے میں مارننگ ٹی لے کر آئی تھی۔

”وہی آیا ہے مہر۔۔“اس نے منہ بسور کر جواب دیا۔

''کون ؟؟شاہ ویز؟؟''اس نے خود سے اخذ کیا تو جینی نے اثبات میں گردن ہلادی۔
''شکر ہے یہ کل نہیں تھا۔۔ویسے آگئی اسے عقل۔۔اس نے تو کبھی آنا نہیں تھا؟''
''مجھے کیا پتہ۔۔البتہ اسے دیکھ کر لگ نہیں رہا کہ اسے کوئی غم،دکھ یا کچھ اور ہے۔۔اور گھر والے تو نظریں بچھائے ہیں اس پہ۔۔''اس نے چائے کا کپ اٹھا کر منہ کو لگایا۔
''اور اماں بی ؟؟ان کا کیا ردِ عمل ہے ؟؟''مہر نے تجسس سے پوچھا۔
''دیکھا نہیں میں نے۔۔میں نے تو چائے بنائی اور سب سے نظریں بچاتے بچاتے اوپر آنے کی کی۔''
اس کی بات سن کر مہر خاموش ہو کر رہ گئی۔
ناشتے کی میز پہ ایک عرصے بعد رونق تھی اور اسکی بنیادی وجہ شاہ ویز تھا۔اماں بی میز کی جانب آرہی تھیں

کہ اسے ندیم صاحب کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر مسکرا دیں۔
''تم۔۔میں بھی کہوں اتنی رونق صبح صبح۔۔ہو نا ہو یہ شرارتی لڑکا ہی آیا ہوگا۔۔خیر۔۔ کب آئے ؟؟''انہوں نے اپنی لاٹھی کرسی کے ساتھ لگائی اور خود کرسی پہ بیٹھ گئیں۔
شاہ ویز اپنی جگہ سے اٹھا اور ان کے سامنے اپنا سر کیا جس پہ انہوں نے شفقت بھرا ہاتھ پھیرا۔
''فجر کے بعد ہی آیا ہے میرا بچہ۔۔''سامعیہ میز پہ ناشتہ لگاتے ہوئے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

”اور کیسا چل رہا ہے وہاں سب؟؟“

”جی اماں بی۔۔بہتر۔۔“اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔اسکے لہجے کی تبدیلی دیکھ کر اماں بی ذرا پر سکون ہوئیں۔

”دیکھو بچے۔۔۔اب وہاں کا سارا انظام تمہارے ہی ذمے ہے۔۔لیکن اپنی ماں سے ملنے آتے جاتے رہا کرو۔۔“انہوں نے نصیحت کی۔

”اور آپ سے؟؟اس کا مطلب۔۔آپ نے مجھے ذرا سا بھی یاد نہیں کیا۔۔“وہ رونے والے انداز میں بولا۔

”نن۔۔نہیں میرے بچے۔۔یاد تو ہو تم۔۔تمہی سے تو رونق ہے۔۔امید ہے اب۔۔تم اپنی پرانی عادت سے دور رہو گے۔۔“ان کے لہجے میں پر امیدی تھی لیکن شاہ ویز نے طنزیہ

مسکرانے پہ ہی اکتفا کیا۔

ابھی انکے مابین باتوں کا سلسلہ شروع ہوا ہی تھا کہ سیڑھیوں سے مہر اور جنت کی آمد ہوئی۔اس نے چاہا بھی کہ وہ اسے دیکھے مگر اس نے چاہ کر بھی نہ دیکھا۔جنت اور مہر کے لیئے یہ بات حیران کن تھی کہ اس نے ان دونوں کو دیکھا تک بھی نہیں۔

”کیسے ہو تم؟؟بتایا بھی نہیں تم نے آنے کا۔۔“آخر مہر نے خود ہی اسے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

"میرا اپنا گھر ہے۔۔بتا کر کیوں آتا بھئی؟؟"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن طنز واضح تھا جسے سب نے ہی محسوس کیا۔

"بتا دیتے بھئی تو آپ کا بڑا اچھا استقبال کر سکتے تھے ہم۔۔کیوں مہر آپی؟؟"سدرہ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل۔۔ٹھیک کہہ رہی ہے سدرہ۔۔پتہ ہے تمہیں سب کتنا یاد کرتے تھے؟؟؟"علینہ بھابھی نے بھی بات چیت میں حصہ ڈالا تو شماز ہنستے ہوئے بولا۔

"بالکل۔۔تمہاری بھابھی تو تمہارے لیئے لڑکیاں دیکھ رہی ہیں۔۔"وہ شرارتی انداز میں بولا تو ندیم نے اسے گھورا۔

"اماں بی ہیں ناں۔۔شاہ ویز کے لیئے لڑکی ڈھونڈنے کے لیئے۔۔"

ندیم کے جواب پہ سامعیہ جزبز ہو کر رہ گئی۔

"سب نے یاد کیا۔۔ٹھیک کہہ رہی ہیں ناں۔۔"اس کے معنی خیز سوال کو علینہ سمجھ چکی تھی، تبھی اس نے اسے میٹھے فرائی ہوئے بریڈ کا ہاٹ پاٹ دیا۔

"یہ کھاؤ تم۔۔تمہارے فیورٹ۔۔"

جنت کا جی چاہا کہ وہ ابھی اٹھے اور اسے بتائے کہ اس نے اسے کتنا مِس کیا۔ لیکن اسے احساس ہی نہیں کہ جنت کے لیئے اس کے اس دوست کی کتنی اہمیت ہے اور اسکا ساتھ اب اسکے لیئے اور کتنا ضروری ہو گیا ہے۔

"کاش! شاہ ویز تم میرا ساتھ دے دو تو کتنا اچھا ہو جائے ناں۔۔ ہمیشہ تم نے میرا ساتھ دیا ہے لیکن اب تم دوست کم دشمن زیادہ سمجھتے ہو مجھے۔۔۔" وہ خود سے گویا ہوئی۔ لیکن علینہ کے بلانے پہ وہ اپنے خیال سے نکلی۔

"لو نا تم بھی۔۔ یاد ہے بچپن میں تم لوگ جب ہمارے گھر آتے تھے تو۔۔ تم دونوں میٹھے بریڈ کے آخری سلائس پہ جھگڑتے تھے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

مہر نے علینہ کو گھور کر دیکھا کہ آخر کیوں وہ یہ سب باتیں کر رہی ہیں۔

"جی یاد ہے۔۔بہت اچھا تھا بچپن۔۔اب تو دوست دشمن

سمجھتے ہیں۔۔" وہ ذرا آہستگی سے بولی لیکن آواز شاہ ویز تک ضرور پہنچ گئی تھی۔ وہ اسے بناء دیکھے ہولے سے مسکرایا مگر اندر ہی اندر رنجیدہ ضرور تھا کیونکہ وہ اس سے منسوب ہر سچ سے خوب واقف تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"جنت۔۔۔راحت انکل نے کیا سوچا پھر؟؟" مہر پودوں کو پانی دیتے ہوئے اس سے بولی، جو کیاریوں میں موجود پیلے پتوں کو ہرے پتوں سے الگ کر رہی تھی۔ جاڑے کا موسم تھا۔ ہلکی پھلکی دھوپ تھی جس میں دونوں لان میں موجود پودوں کی دیکھ ریکھ کر رہی تھیں۔

"سہیل سے بات ہوئی ہے۔۔ کہہ رہا تھا کہ راحت انکل جب سے تابینہ خالہ سے ملے ہیں، وہ بے حد بے قرار ہیں۔۔ جانتی ہو وہ آج ندیم ماموں سے ملنے جانے والے تھے۔"

"تو؟؟" مہر پودوں کو پانی دیتے دیتے رکی۔

"لیکن سہیل نے کہا کہ ان سے ملنے کا فائدہ نہیں۔۔۔بہتر یہی ہے کہ انہیں گھر آنے دیا جائے۔" وہ نارمل انداز میں بولی جیسے کوئی عام بات ہو۔

مہر نے واٹر نگ کین کو نیچے رکھا اور اسکی طرف دیکھ کر حیرانگی سے بولی۔

"کیا کہہ رہی ہو تم؟؟ گھر آنے دیا جائے؟؟ یہ کیسے ممکن ہے؟؟"

"کیوں ممکن نہیں۔۔وہ گھر نہیں آئیں گے تو کیسے ہو گا سب ممکن؟؟؟" وہ تناؤ کا شکار ہوئی۔

"جینی۔۔یہ سب اتنا آسان نہیں ہے۔۔اماں بی سے بات کر لو گی تم کیا؟؟ بولو؟" مہر نے سوالیہ کہا۔

"تم ہو ناں؟؟ یاد ہے تم نے ایک دفعہ کہا تھا کہ تم سجیل کو پانے کے لیئے ایسی گیم کھیلو گی کہ تابینہ خالہ اور راحت بھائی ایک ہو جائیں گے اور تمہیں وہ مل جائے گا۔" اس نے تفصیل سے کہا تو مہر گہری سوچ میں پڑ گئی۔

اب دونوں کے مابین گہری خاموشی تھی۔ تبھی جنت بولی۔

"مہر۔۔میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی۔۔صرف یاد دلا رہی ہوں کہ۔۔کیا تھی وہ گیم؟؟ کیا تم مجھے۔۔" اس سے پہلے وہ مزید بولتی مہر نے اسکا ہاتھ تیزی سے پکڑا اور لان سے لاؤنج میں آئی اور لاؤنج سے ہوتے ہوئے اماں بی کے کمرے میں۔۔جنت رستے میں اس سے پوچھتی رہی کہ "کیا کر رہی ہو؟؟ مہر کیا ہو گیا ہے۔۔" لیکن وہ تھی کہ اس کی بات سنے بناء ہی اسے اماں بی کے کمرے میں لے گئی۔ شاہ ویز لاؤنج میں بیٹھا، ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ ان دونوں کو ایسے اماں بی کے کمرے میں جاتا دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ

کھڑا ہوا۔اتوار کا دن تھا سو سبھی افراد ناشتے کے بعد گھر پہ موجود تھے۔کیا ہنگامہ ہونے والا تھا سبھی اس سے بے خبر اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے۔

ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ دونوں انکی اجازت کے بناء کمرے میں داخل ہوئیں۔جس پہ وہ چونکیں۔انہوں نے قرآنِ پاک کی تلاوت مکمل کی اور اسے قرآنِ پاک کی ریل میں رکھا اور انکی طرف دیکھ کر پریشانی سے استفسار کیا۔

"کیا ہوا؟؟سب ٹھیک تو ہے؟؟"ان کی پریشانی واجب تھی کیونکہ دونوں کی انٹری جو دھماکے دار تھی۔

"جی۔۔وہ جنت نے آپ سے کچھ بات کرنا تھی۔۔"مہر نے ذرا رک رک کر کہا۔

"ہاں۔۔کہو؟کیا بات ہے؟؟"وہ اپنی کرسی پہ بیٹھی تھیں،مگر دونوں کے چہرے کی ہوائیاں اڑی دیکھ کر وہ لاٹھی کا سہارا لے کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔

مہر نے اسکی طرف دیکھ کر اشارے سے بات کرنے کے لیئے کہا۔مگر وہ چپ رہی۔

اماں بی دونوں کے چہرے کی طرف بغور دیکھنے لگیں۔

"کچھ بولو گی بھی اب؟؟؟"ان کے لیئے انتظار اب محال تھا۔

مہر نے غصہ سے اسے دیکھا،جو اپنے ہاتھوں کی انگلیاں

مسل رہی تھی۔

”جنت ؟؟ بیٹی۔۔بولو؟ کیا بات ہے؟ کچھ چاہیئے؟ کوئی فرمائش ہے تو بلا جھجھک بولو۔۔اب بھلا اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟؟“

”نہیں۔۔نانو۔۔کچھ نہیں چاہیئے۔۔“ جنت نے کانپتے ہونٹوں سے کہا، لیکن اماں بی کو اسکے بات کرنے کے انداز پہ پیار سا آ گیا۔وہ انہیں نانو تبھی کہتی تھی، جب ان سے لاڈ و پیار زیادہ وصول کرنا ہوتا تھا، یا کوئی فرمائش ہوتی تھی۔

اماں بی اسے دیکھ کر مسکرا دیں۔لیکن خاموشی بدستور رہی تو انہیں چاروناچار کہنا ہی پڑا۔

”مہر۔۔تم ہی بتا دو۔۔آخر بات ہے کیا؟ تم دونوں تو آج مجھے مار کر ہی رہو گی۔۔“ وہ دونوں کی خاموشی سے عاجز آ کر بولیں۔

اب کی بار جنت نے بولنا چاہا مگر اس سے پہلے وہ کچھ کہتی، مہر فوراً سے بولی۔

”اماں بی! یہ کام ہم نہیں کر سکتیں۔۔مگر ہاں! آپ کے ایک حکم پہ کسی کی زندگی وابستہ ہے۔۔“

انہوں نے عجیب نظروں سے دونوں کو دیکھا۔

”کیا کہنا چاہتی ہو، صاف صاف کہو۔“ وہ تنبیہی انداز میں

بولیں۔

"تابینہ پو پھو بے قصور ہیں۔" اس نے صاف لفظوں میں کہا جس پہ انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس سے بھی زیادہ وہ اسکی حوصلہ مندی کو دیکھ کر حیران تھیں۔

"گستاخی معاف اماں بی۔ لیکن۔۔۔ آپ نے ان کے ساتھ جو کچھ بھی کیا، وہ سراسر غلط تھا۔۔"

"مرے ہوئے لوگوں کے بارے میں برا نہیں کہا جاتا۔۔ سو جاؤ دونوں یہاں سے۔۔" انہوں بہت حد تک صبر کیے رکھا اور انتہائی صبر سے ان دونوں کو یہ بات سمجھائی۔

"برا کون کہہ رہا ہے اماں بی۔۔ جنت تم بھی کچھ بولو ناں۔۔" مہر نے مزید تکرار کی۔

"تم دونوں کو سمجھ نہیں آرہا کہ میں نے کیا کہا؟" وہ ذرا زور دے کر بولیں، مگر ان کے لہجے کی سختی صاف واضح تھی۔

"اور مری نہیں ہیں وہ۔۔ یہ سب تو آپ نے سب سے ہمیں بتانے کے لیئے کہا تھا۔" وہ ان کے منع کرنے کے باوجود مزید بولی۔

"کیا جانتی ہو تم لوگ؟؟" انہوں نے خونخوار نظروں سے انہیں دیکھا۔ تو دونوں سہم کر رہ گئیں۔۔ لیکن پھر مہر نے تھوڑی ہمت جمع کرتے ہوئے خود کو بات کرنے کے لیئے تیار کیا۔

جاری ہے

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews